(119)

مُبایعین کو نُصرتِ الٰہی حاصل ہونے کا ایک بہت بڑا ثبوت

جناب مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری نے بیعتِ خلافت کی وجہ بیان کرتے ہوئے اپنے ایک مضمون میں جو "الفضل" ۷ فروری میں شائع ہوا تھا۔ ایک خاص وجہ اللہ تعالےٰ کی اُس نصرت کو قرار دیا تھا۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت کا شرف رکھنے والی جماعت کو حاصل ہے۔ چنانچہ آپ نے لکھا:۔

"اللہ تعالےٰ کی نصرت کے جو آثار مرکزی جماعت کے ساتھ نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ وُہ اس امر پر شہادت ہے۔ کہ یہ خلافت خدا کی مشیت سے قائم ہوئی ہے اور وُہ اس امر پر بھی شہادت ہے۔ کہ جو اعتراضات حضرت خلیفہ ثانی پر کئے جاتے ہیں۔ اور وُہ بعض لوگوں کی بیعت میں حائل ہیں۔ وُہ یا تو غلط فہمیوں کا نتیجہ ہیں اور یا افترا ہیں"۔

ظاہر ہے۔ کہ خدائی نصرت کا شاملِ حال ہونا سچائی کا ایک یقینی ثبوت ہے خود قرآن کریم نے اسے صداقت کا نشان قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا۔ کہ ہم اپنے رسولوں اور مومن لوگوں کی دُنیا میں نمایاں طور پر نصرت کرتے ہیں۔ جو ان پر ایمان لاتے ہیں۔ دوسرے مقام پر اس نصرت کی یہ صورت بیان فرمائی۔ کہ افلا یرون انا ناتی الارض ننقصھا من اطرافھا افھم الغالبون یعنی کیا وُہ نہیں دیکھتے۔ کہ ہم زمین کو اس کے اطراف سے کم کرتے چلے آ رہے ہیں۔ یعنی مومن بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور اُن کے مخالف کم ہوتے جا رہے ہیں کیا اتنے واضح نشان کے بعد بھی وُہ خیال کرتے ہیں کہ انہیں غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ گویا مومنوں کی جماعت کی مخالف حالات میں ترقی ان کی صداقت کی دلیل ہُوا کرتی ہے۔ اور نصرتِ الٰہی جماعت کی ترقی کے رنگ میں بھی ظاہر ہوتی ہے۔ جو اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ وُہ جماعت حق پر ہے۔ یہی دلیل جناب مولوی غلام حسن خان صاحب کے لئے اخذِ راہ بنی۔ اور انہوں نے بیعتِ خلافت کرنے پر اس کا ذکر کیا۔ اس پر چاہیے تو یہ تھا۔ کہ غیر مبایعین جو ان کی بزرگی۔ تقوےٰ اور دینداری کے قائل تھے۔ ان کے بیان سے فائدہ اُٹھاتے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب نے نصرتِ الٰہی کے قرآنی معیار ہی پر اعتراض کر دیا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"آپ کو یہاں خدائی نصرت نظر نہیں آتی۔ اس لئے کہ خدائی نصرت آپ کے نزدیک یہ نہیں۔ کہ دو چار آدمیوں کے کام کو یہ برکت ملے۔ کہ وُہ ایک "عظیم الشان جماعت" قائم کر دیں۔ ...... آپ کے نزدیک خدا کی نصرت یہ ہے۔ کہ عُرس پر بیس پچیس ہزار آدمی جمع ہو جاتے ہیں۔ خلیفہ کا جلوس بہت شان و شوکت سے نکلتا ہے۔ روپیہ بہت آتا ہے"۔ (پیغام صلح ۱۳ اپریل)

ان سطور میں مولوی محمد علی صاحب نے اپنی جماعت کو "عظیم الشان" قرار دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کو "عُرس" قرار دے دیا ہے۔ حالانکہ وُہ جانتے ہیں۔ کہ یہ مبارک تقریب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کے منشاء کے مطابق خود قائم فرمائی پس اسے "عُرس" قرار دینا یعنی ایسا میلہ بتانا جو آج کل پیروں کے مزارات پر لگتے ہیں۔ اور جہاں گانا بجانا اور کئی قسم کے غیر مشروع افعال ہوتے ہیں۔ نہایت ہی افسوسناک ہے۔

ذرا غور تو فرمائیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو قادیان میں دسمبر کے آخر میں جلسہ سالانہ کی تقریب پر آنے کے متعلق تحریر فرمائیں۔ کہ

"دسمبر کے آخر میں جو احباب کے واسطے امتحان تجویز ہُوا ہے۔ اس کو لوگ معمولی بات خیال نہ کریں۔ اور کوئی اسے معمولی عذر سے نہ ٹال دے۔ یہ ایک بڑی عظیم الشان بات ہے۔ اور چاہیئے۔ کہ لوگ اس کے واسطے خاص طور پر تیاری میں لگ جائیں"۔ (الحکم جلد ۵۔ ۳۴)

نیز ارشاد فرمائیں۔ کہ

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے۔ جس کی خالص تائید حق۔ اور اعلاءِ کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آ ملیں گی"۔

لیکن مولوی محمد علی صاحب اسے "عُرس" کہتے ہوئے ذرا نہ ہچکچائیں اور نعوذ باللہ اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پر میلہ قرار دیں۔ پھر بیس پچیس ہزار انسانوں کے اجتماع کا ذکر جس رنگ میں کیا گیا ہے۔ وُہ بھی ظاہر ہے:۔

حالانکہ اجتماع اس سے بہت زیادہ تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے عین مطابق تھا۔ ایک دفعہ جب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لوگ کچھ کم آئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں۔ کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ کہ وہ کیا بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں۔ اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالےٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ وہ پوری نہیں ہوسکتی۔ جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں۔ اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں"۔ (سیرت مسیح موعود مصنفہ مولوی عبد الکریم صاحب رضؓ صـــ۳۶)

اصل بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا مرکز احمدیت میں سالانہ جلسہ "عرس" نہیں بلکہ شعائر اللہ میں سے ہے۔ اور اس موقعہ پر بیس پچیس ہزار آدمیوں کا جمع ہونا جس کا اعتراف مولوی محمد علی صاحب کو بھی ہے۔ جماعت مبایعین کے نصرت یافتہ ہونے کا ثبوت ہے اور اس طرح خدا تعالےٰ کا وہ کلام بھی پورا ہوتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے اترا۔ اور جس میں بتایا گیا کہ یاتیک من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق۔ یعنی دور دراز سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ یہ الہام جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جس شان کے ساتھ پورا ہوتا ہے۔ اس کا لطف وہی اٹھاتے ہیں جو خدا تعالےٰ کے نشانات کی قدر جانتے ہیں۔

پس قادیان میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہزارہا لوگوں کا جمع ہونا نصرت الٰہی کا ایک بین ثبوت ہے۔ جو جماعت مبایعین کو خدا کے فضل سے حاصل ہے۔ اور غیر مبایعین اس سے محروم ہیں ؛

شانِ قادیاں

ہیں مکینِ باغِ جنت ساکنانِ قادیاں
ہو رہی ہیں رحمتیں نازل خدا کی ہر گھڑی
ہیں شگفتہ چار سُو اب گلشنِ احمد کے پھول
قادیاں کی زندگی ہے رحمتِ ربّ الورا
مرکزِ علم و ادب ہے قادیاں کی سرزمیں
دین و دنیا میں ہمیشہ ہو رہے ہیں کامیاب
راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
کفر کی کالی گھٹاؤں میں ہے چمکا نورِ دیں
قادیاں کی پاک بستی ہے بلند و مرتفع
کامیاب و کامراں ہے کاروانِ قادیاں

معبدِ فیض و عطا ہے بوستانِ قادیاں
مخزنِ رحم و کرم ہے آسمانِ قادیاں
ہے خزاں نا آشنا یہ گلستانِ قادیاں
رام کر لیتی ہے ہر دل کو زبانِ قادیاں
صاحبِ علم و ہنر ہیں فاضلانِ قادیاں
جن کی خاطر ہیں دُعا گو صالحانِ قادیاں
کہتا ہے للکار کر یہ پہلوانِ قادیاں
عشقِ احمد میں ہیں سوزاں عاشقانِ قادیاں
ہیں ذلیل و خوار سارے دشمنانِ قادیاں
مبتلائے رنج و غم ہیں حاسدانِ قادیاں

منتظر ہے اس دن کی خاطر بے قرار و مضطرب
جب زبانِ خلق ہوگی مدح خوانِ قادیاں

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ام طاہر احمد سلمہا اللہ تعالےٰ کی طبیعت آج بہت ناساز رہی۔ جسم میں درد اور دل کی گھبراہٹ کا دورہ تھا۔ اب کچھ افاقہ ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو بھی بعض عوارض ہیں ان کی صحت کے لئے بھی دُعا کی جائے ؛

آج سے قادیان کے سنٹر میں مولوی فاضل کے طلبا کا امتحان شروع ہوا۔ مغرب کے قریب تھوڑی دیر زور کی بارش ہوئی۔

۵ ہجرت کو تحریک جدید کے جلسے کئے جائیں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تحریک جدید کے جلسوں کے لئے مقرر کردہ تاریخ نزدیک آرہی ہے۔ ازراہ کرم ۵ ماہ ہجرت کو تمام مجالس اپنے اپنے ہاں ان جلسوں کے انعقاد کا اعلان کریں۔ اور ان کے کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کریں۔ جہاں جہاں مجالس قائم نہیں۔ وہاں احباب جماعت براہ مہربانی ایسے جلسے منعقد کریں۔ امید ہے کہ جلسوں کے متعلق جملہ رپورٹیں دوسرے دن ہی بھیج دی جائیں گی۔

خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دُعا (۱) مولوی محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ رائچور (حیدر آباد دکن) کی صحت کے لئے (۲) مرزا بشیر احمد صاحب کلرک انبالہ چھاؤنی کی محکمانہ ترقی کے لئے (۳) میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کوئٹہ کی محکمانہ مشکلات کے رفع ہونے کے لئے (۴) مرزا عبد الرحیم صاحب نوشہرہ کی ہمشیرہ محمودہ بیگم کی صحت کے لئے (۵) سراج الحق صاحب پٹیالہ کے چچا شیخ نور محمد صاحب کی صحت کے لئے (۶) نیز مولوی صاحب موصوف کی صحت کے لئے (۷) حکیم غلام محمد صاحب ساکن قبولہ کی صحت کے لئے (۸) چودھری سلطان احمد صاحب ساکن اسماعیلہ کے بچے کی صحت کے لئے (۹) محمد رمضان صاحب انور مدرس تلونڈی جھنگلاں کے لڑکے محمد لطیف کی صحت کے لئے جو لعارضہ بخار بیمار ہے۔ (۱۰) عطاء اللہ صاحب متعلم درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ کی والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے جو عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب سے دُعا کی درخواست ہے ؛

اعلان نکاح ۱۰ ماہ شہادت ۱۳۱۹ہش کو میں نے صابرہ بنت عبد اللہ خانصاحب ساکن قلعہ صوبا سنگھ کا نکاح نصیر احمد ابن عبد اللہ خانصاحب ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ کے ساتھ بعوض مہر پانچ سو روپیہ پڑھا۔ خاکسار حافظ غلام محمد سابق مبلغ ماریشس

دعائے مغفرت (۱) میرے چچازاد بھائی منشی تصدق حسین صاحب ۵ ماہ شہادت ۱۳۱۹ہش کو اپنے گاؤں موضع ہوجھن میں فوت ہوگئے ہیں جہاں کوئی احمدی مرد نہیں تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ناظرین الفضل سے ان کے لئے دعائے مغفرت اور نماز جنازہ کی درخواست کرتا ہوں۔ خاکسار شبیر علی عفی عنہ قادیان (۲) میری لڑکی عزیزہ ممتاز خانم بعمر قریباً ۲۶ سال ۲۴ اپریل ۱۹۴۰ء کو فوت ہوگئی۔ مرحومہ کی یادگار تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار (شیخ) عبد الغنی چیف گڈس کلرک کالکا حال نوشہرہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک اہم فیصلہ

مہر اپنی حیثیت سے بڑھ کر مقرر نہیں کرنا چاہیئے

ایک قضا کی اپیل میں جو بغرض فیصلہ آخر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہوئی۔ ایک عورت کی طرف سے پانصد روپیہ مہر کا دعوےٰ تھا۔ اور خاوند کی طرف سے یہ جواب تھا۔ کہ اس قدر رقم مہر اس کی حیثیت سے بہت زیادہ ہے۔ اس کو کم کیا جائے۔ اور جو بھی دلایا جائے۔ اس کی ادائیگی باقساط ہو۔ حضور نے حسب ذیل فیصلہ فرمایا:-

"مسل یہ نمبر ۶ کے متعلق میری رائے یہی ہے۔ کہ مدعا علیہ کی حیثیت پانصد روپیہ یکمشت ادا کرنے کی ہرگز نہیں۔ لیکن چونکہ شریعت کے منشاء کے خلاف ہماری جماعت کے بعض افراد بھی بڑے بڑے مہر باندھنے پر اصرار کرتے چلے جاتے ہیں اور جو شریعت کا منشاء ہے۔ کہ مہر یکمشت اور عند الطلب ادا ہونا چاہیئے۔ اس صورت میں پورا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بطور سزا کے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں۔ کہ اگر مدعیہ اپنے خاوند کے گھر میں آجائے۔ تو خاوند ایک ماہ کے اندر قادیان کے دفتر امور عامہ کی معرفت کل زر مہر مبلغ پانچ سو روپیہ اس کو ادا کر دے۔ بصورت عدم تعمیل امور عامہ کو مناسب تعزیری کارروائی کرنے کی ہدایت دی جاتی ہے۔ اس فیصلہ کی ایک نقل امور عامہ کو بھجوائی جائے"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء کے مطابق یہ فیصلہ اس لئے شائع کرایا جاتا ہے۔ کہ جماعت کے دوست نکاح کے موقعہ پر ایسی رقوم مہر میں مقرر نہ کیا کریں۔ جو خاوند کی حیثیت سے بڑھ کر ہوں۔ شادی کرنے والوں کو بھی نہیں چاہیئے کہ اس وقت ایسی رقوم لکھ دیں۔ جن کی ادائیگی ان کی طاقت سے باہر ہو۔ رقم مہر کو خاوند کی آمد اور حالات سے مناسبت ہونی چاہیئے۔ اگر دوست اس بارہ میں احتیاط کریں۔ تو فریقین بہت سی مشکلات اور بدمزگیوں سے بچ سکتے ہیں۔

(ملک) مولا بخش پیشکار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ عدالت مرافعہ ثانی۔

خلافت جوبلی فنڈ اور جماعت احمدیہ

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ خلافت جوبلی منائے جانے کے بعد بھی دوستوں کے دلوں میں یہ احساس ہے۔ کہ ان کے ذمہ جوبلی فنڈ کے وعدوں میں سے جو بقائے رہ گئے ہیں۔ ان کو ادا کیا جائے۔ اور کئی مقامات سے اطلاعات آرہی ہیں۔ کہ بقایا کو ایک معین اور قلیل ترین مدت میں ادا کر دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ یہ بات زیادہ خوشی کا موجب ہے۔ کہ کئی احباب کی طرف سے جوبلی فنڈ کے لئے مزید وعدے بڑے زور شور سے بھیجے جا رہے ہیں۔ چنانچہ یکم اپریل سے لیکر اب تک جو نئے وعدے نظارت ہذا میں موصول ہوئے ہیں۔ ان کی مقدار ۴۲۷۵ روپیہ ہے۔ اور اسی عرصہ میں جو وصولی اس فنڈ میں ہوئی ہے۔ اس کی مقدار ۴۴۳۹۴ روپیہ ہے۔ لیکن بایں ہمہ احباب جماعت کے ذمہ ایک معقول رقم ابھی تک قابل ادا ہے جس کی مقدار پچاس ہزار کے قریب ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ احباب جلد سے جلد اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو کر سرخروئی حاصل کریں گے۔ پس عہدہ داران جماعت کو نیز افراد جماعت کو اس بات کی فکر کرنی چاہیئے۔ کہ اس مہم کا کام ہے کہ جسم نے خود بطیب خاطر اپنے ذمہ لیا ہے۔ تکمیل تک پہنچائیں۔ بعض بڑی جماعتوں کے ذمہ بھی گرانقدر رقمیں واجب الادا ہیں۔ ان کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اس ذمہ داری کے ادا کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ احباب یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے۔ کہ اس وقت تک وعدوں کی رقم تین لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔ اور وصول شدہ رقم اڑھائی لاکھ سے زائد ہے۔ ناظر بیت المال قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مکتوب

آج مجھے اتفاقاً اپنی ایک نوٹ بک کا کچھ حصہ پرانے کاغذات سے مل گیا۔ اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک مکتوب کی نقل درج ہے۔ تاریخ ۵ - مئی سنہ ۱۹۰۷ء ہے۔ یا سنہ ۱۹۰۶ء۔ گوئیکی کے ایک غیر احمدی محلہ میں طاعون تھا۔ اور احمدی محلہ کی طرف بھی کچھ کیس ہو رہے تھے۔ میرے عرض حال پر یہ جواب گوئیکی کی جماعت کو بھجوانے کے لئے رقم فرمایا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دعا تو پنج وقت کی جاتی ہے۔ پھر بہت دعا کروں گا۔ جب بلا نازل ہو جاتی ہے۔ تو اس وقت سنت اللہ کے موافق دعا کم اثر کرتی ہے۔ بہرحال دعا کروں گا۔

آج تہجد اور صبح کے وقت بھی بہت دعا کی تھی۔ مگر یہ وقت امتحان ایمان کا وقت ہے۔ بہت مضبوطی سے خدا تعالےٰ پر بھروسہ رکھیں۔ اور خود بھی دعا کرتے رہیں۔ والسلام

مرزا غلام احمد عفا اللہ عنہ۔

بہتر ہے۔ وہ جگہ چھوڑ دیں۔ باہر میدان میں چلے جائیں۔ ۵ - مئی"

چونکہ اس مکتوب کے مضمون سے بہت سے مسائل پر روشنی پڑتی ہے۔ اس لئے اخبار میں شائع کرواتا ہوں۔ اکمل عفا اللہ عنہ

خاندانِ جناب مولوی غلام حسن خان صاحب کے افراد کی بیعت خلافت

اس سے قبل یہ خبر شائع ہو چکی ہے۔ کہ خان عبد الحمید خان صاحب نیازی پلیڈر پشاور جو جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب رئیس پشاور کے صاحبزادے۔ اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب رکن انجمن غیر مبائعین لاہور کے داماد ہیں۔ بیعت خلافت سے مشرف ہو گئے ہیں۔ اب اس کے بعد خدا کے فضل سے خان عبد الحمید خان صاحب موصوف کے دو صاحبزادے یعنی خان عبد المجید خان۔ اور خان عبد الوحید خان بھی بیعت میں داخل ہو گئے ہیں۔ یہ ہر دو نوجوان ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے نواسے ہیں۔ غالباً دوستوں کو یہ اطلاع بھی ہو گی۔ کہ حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب کے دوسرے صاحبزادے خان عبد الرحمٰن خان صاحب حال نوشہرہ صوبہ سرحد پہلے سے بیعت خلافت میں شامل ہیں۔ تاہم خانصاحب موصوف نے اپنے والد محترم کی بیعت کے بعد اپنے اخلاص کے اظہار کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں تجدید بیعت کا خط ارسال کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ سب کو استقامت عطا کرے۔ اور اس سلسلہ میں مزید ترقی کی توفیق دے۔ آمین ؁

وصیۃ الرسول سندھی میں مفت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جس وصیت کی اشاعت کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ اور جو اس موقعہ پر حضور کی طرف سے مع اردو ترجمہ کے چھاپ کر شائع کی گئی تھی۔ اس کو سندھی زبان میں ترجمہ کر کے اب دوسری بار چھاپا گیا ہے۔ سندھی احباب صرف محصول ڈاک کے لئے ٹکٹ بھیج کر حسب ذیل پتہ سے مفت منگا لیں۔ پہلے پانچ سو آرڈرز کی تعمیل کی جا سکے گی۔ عطاء اللہ احمد کا بیر پور خاص سندھ۔

قرونِ اولیٰ کے مُسلمانوں کی تجارتی اولوالعزمیاں

اہل عرب کے سینے جب نور ایمان سے منور ہو چکے۔ تو انہوں نے اس نور کو اپنی پوری طاقت اور ہمت کے ساتھ دُور و نزدیک پہونچانے کی کوشش کی۔ اور اس طرح دنیا کی روحانی ترقی میں قابل دید حصہ لیا۔ لیکن اس کے ساتھ وہ دنیوی ترقی سے بھی غافل نہ تھے۔ اور اس ضمن میں بھی انہوں نے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ ان میں سے ان کی علمی۔ صنعتی۔ حرفتی۔ زراعتی اور تجارتی ترقیات خاص طور پر شاندار ہیں۔ ایک فاضل جرمن مصنف فان کریمر نے اس موضوع پر "خلفاء کے زمانہ کی مشرقی تہذیب کی تاریخ" کے موضوع پر ایک فاضلانہ کتاب لکھی ہے جس میں نہایت موثر پیرایہ میں مسلمانوں کے شاندار ماضی کی تفصیل پیش کی ہے عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کے پروفیسر تاریخ اسلامی مولوی محمد جمیل الرحمن صاحب ایم۔ اے نے نہائت محنت سے اس کتاب کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے۔ اس میں عربوں کی تجارتی سرگرمیوں کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کا ملخص ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

مسلمانوں نے پہلی اور دوسری صدی ہجری میں ہی تجارتی لحاظ سے بہت فروغ حاصل کر لیا تھا۔ اس زمانہ کے دو عرب سیاح مسعودی اور ابن حوقل نے بیان کیا ہے۔ کہ اس زمانہ میں ہندوستان کا مغربی ساحل عرب سوداگروں کی نوآبادیات سے معمور تھا۔ اور انہوں نے لکھا ہے کہ لبیکے۔ سبارہ اور تیمور عربوں کے مشہور بحری شہر تھے۔ اور محققین کا خیال ہے۔ کہ تیمور کا محل وقوع موجودہ بمبئی کے گردونواح میں تھا۔ اس شہر میں قریباً دس ہزار عرب سوداگر آباد تھے۔ مساجد بکثرت تھیں۔ باقاعدہ نمازیں ادا ہوتی تھیں۔ باہمی تنازعات کو فیصل کرنے کے لئے قاضی مقرر تھے۔ نقل و حرکت کی مشکلات اور ذرائع آمدورفت کے خطرناک ہونے کے باوجود عربوں نے ہر طرف تجارتی شاہراہیں بنا رکھی تھیں۔ چنانچہ طنجہ سے شمالی افریقہ کے ساحل کے ساتھ ساتھ ایک سڑک جاتی تھی۔ جو قیروان۔ طرابلس اور برقہ ہوتی ہوئی وادی النیل میں پہونچتی تھی فسطاط کے مقام پر اس کی دو شاخیں ہو جاتی تھیں۔ چنانچہ ایک خاکنائے سویز سے ہوتی ہوئی فرما Pelousium آتی تھی۔ اور ریگ زار سینا کو چیرتی ہوئی فلسطین کے مشہور شہر اسلہ جا پہونچتی تھی۔ اور پھر دمشق سے ہو کر صحرائے شام کو عبور کرتی ہوئی کوفہ اور وہاں سے بغداد جا ختم ہوئی تھی۔ دوسری سڑک فسطاط سے دریائے نیل کے بالا بالا کوس (اوپولینیو پولس پاروا) جاتی تھی۔ اس رستہ سے سفر کرنے والے سوداگر کوس سے اونٹوں پر سوار ہو کر بحیرۂ قلزم تک جاتے تھے۔ اور ایداب کی بندرگاہ سے جہازوں میں بیٹھ کر مشرق کو آتے تھے۔

پھر ایک اور نہائت اہم تجارتی سڑک بحیرۂ روم کے علاقوں سے گزرتی ہوئی شام کے شمالی ساحل تک آتی تھی اور انطاکیہ و حلب ہوتی ہوئی فرات پہونچتی تھی۔ یہاں سے بغداد کشتیوں میں پہونچتے تھے۔ عراق سے شمال اور شمال مشرق کی طرف دو تجارتی شاہراہیں تھیں۔ جن میں سے ایک ایشیا ہوتی ہوئی البحر ابزندہ جاتی تھی۔ اور دوسری بغداد سے شمالی مشرقی علاقہ سے گزرتی ہوئی بحیرۂ خزر کے کنارے پہونچ جاتی تھی۔ اور یہاں سے پھر آگے جہازوں کے ذریعہ ساحلی علاقوں میں مال بھیجا جاتا تھا یہ امر ثابت شدہ ہے۔ کہ یورپ کے انتہائی شمالی ممالک تک کے ساتھ عربوں کے تجارتی تعلقات ان رستوں سے قائم تھے۔ چنانچہ روس اور سویڈن میں سونے اور چاندی کے ایسے عربی سکے بکثرت ملے ہیں۔ جو عہد عباسیہ کے اوائل میں مستعمل تھے۔ عرب اندلس اور صقلیہ کے رستہ یورپین ممالک کے ساتھ نہائت اعلےٰ پیمانہ پر تجارت کرتے تھے۔ علاوہ ازیں افریقہ بھی ان کی تجارت کی بڑی بھاری منڈی تھی۔ اور بحر اوقیانوس کے جنوبی ساحل کے تمام علاقہ میں عرب نوآبادیات پھیلی ہوئی تھیں۔ ان صحراؤں سے عرب سوداگر سامان تجارت لے کر چلتے۔ اور صحرائے اعظم سے ہوتے ہوئے افریقہ کے وسط تک جاتے تھے۔ ایک طرف تو وسطی افریقہ کے بڑے بڑے دریا ان کی تجارتی جولانگاہ تھے۔ اور دُوسری طرف افریقہ کی جھیل چاڈ تک ان کی رسائی تھی۔ مصر اور عرب سے افریقہ کے مشرقی ساحل تک بھی ان کے جہاز آتے جاتے تھے۔

اس کے علاوہ چین کے ساتھ بھی عربوں کے تجارتی تعلقات قائم تھے۔ اور بصرہ گویا چین کے ساتھ تجارت کا مرکز سمجھا جاتا تھا۔ جس طرح آج مختلف ممالک کے تجارتی وفد دوسرے ممالک کو جاتے ہیں۔ اسی عربوں کے تجارتی وفود بھی جایا کرتے تھے۔ چنانچہ کتاب (Brotschneider) صلى پر درج ہے۔ کہ پہلی صدی ہجری میں ہی تین عربی تجارتی سفارتیں چین آئی تھیں عرب سوداگروں کے تجارتی جہاز فوکین اور کینٹن نامی بندرگاہوں میں پھرتے تھے بلکہ یہاں تک ثابت ہے کہ ۱۶۸ھ میں ایک چھوٹے سے عربی بیڑہ نے کینٹن پر حملہ بھی کیا تھا۔

(رینیو کی کتاب جلد ا صفحہ ۲ لہ)

عربوں نے تجارتی اغراض کے ماتحت جہازرانی کے فن کو بھی بہت فروغ دیا تھا۔ پہلے صرف لکڑیوں کو رسیوں سے باندھ کر جہاز تیار کر لیا جاتا تھا۔

(رینیو کی کتاب ص۲)

چنانچہ بحیرۂ قلزم کے کناروں پر بعض جگہ اب بھی ایسے جہاز استعمال ہوتے ہیں اور اس میں بھی اب تک ماہی گیروں کی کشتیاں اسی نوع کی ہوتی ہیں۔ مگر عربوں نے اس میں بہت اصلاح کی۔ چنانچہ عہد بنوامیہ میں والئی عراق حجاج بن یوسف پہلا شخص ہے۔ جس نے جہازوں کو کیلوں کے ذریعہ بنوانا شروع کیا۔ ان میں کمرے وغیرہ بنوائے (کتاب البیان والتبیین للجاحظ جلد ۲ صفحہ ۲۱۵)

ان حالات سے ہم اپنے اسلاف کی اولوالعزمی۔ علو ہمتی بلند خیالی اور تجارتی مہمات کا اندازہ نہائت آسانی سے کر سکتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں آج ہماری جو حالت ہے وہ محتاج بیان نہیں [illegible] ہے

خدّام الاحمدیہ کا ماہوار چندہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وُہ اپنا ماہوار چندہ کا ½ حصہ ہر ماہ کی ۱۵ تاریخ تک دفتر مرکزیہ میں یا دفتر محاسب میں ارسال فرما دیا کریں۔ اور اس میں کسی قسم کا تساہل نہ کریں۔ کیونکہ جس مجلس کی طرف سے چندہ موصول نہیں ہوگا۔ اس کا نام دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۱۳۹ کی رو سے جناب صدر محترم کی خدمت میں برائے مناسب کارروائی پیش کر دیا جایا کرے گا۔

قاعدہ نمبر ۱۳۹ یہ ہے "نادہند مجالس کے نام مہتمم مال صدر کے سامنے پیش کرے گا"

خاکسار مرزا منور احمد مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ

(121)

تحریک جدید — پیغام عمل

(۱۱)

ہر احمدی بیعت کرتے ہوئے اس شرط پر کاربند رہنے کا بھی صمیم قلب سے اقرار کرتا ہے۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا یہ چھوٹا سا فقرہ عظیم الشان مطالب پر مشتمل ہے۔ یہ چند الفاظ ایک انسان کی زندگی کی کایا پلٹ دیتے ہیں۔ وہی شخص جو اس اقرار سے پہلے دنیا کا بندہ تھا دنیا کے دھندوں میں گرفتار تھا۔ جس کی ہر حرکت اس فانی دنیا کے حصول کی خاطر اور جس کا ہر مفاد دنیوی اور سفلی جاہ وحشمت کے ساتھ وابستہ تھا۔ اس کا نقطہ نگاہ یکدم تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس اقرار کے بعد اس کے غور وفکر کے رجحانات اس طرف نہیں ہوتے۔ کہ فلاں کام سے اسے دنیا میں کتنے نفع اور کس قدر عزت کے حصول کی توقع ہے۔ بلکہ وہ اپنی ہر حرکت وسکون میں اپنے خدا اور اس کے دین کی عزت وشوکت کو مدنظر رکھتا ہے۔ اس کا ہر قدم رب العلمین کی خاطر اٹھتا ہے۔ وہ ہر قسم کے نفسانی طمع اور حرص سے بیگانہ ہو کر صرف خدائے قدوس کی خوشنودی ہی اپنی زندگی کا منتہائے مقصود قرار دیتا ہے۔ اور اس کی زندگی اِنَّ صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ ربّ العٰلمین کا مرقع ہو جاتی ہے۔ الغرض "میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا" کا اقرار ہر احمدی کا نصب العین ہے۔ باقی دنیا میں بسنے والوں سے ما بہ الامتیاز ہے۔ اور اس کو تادم زیست پورا کرنا اس کا فرض!

(۱۲)

تحریک جدید اس عہد پر عمل کا بہترین موقعہ دیتی ہے۔ یہ تحریک ہر احمدی کو سکھاتی ہے۔ کہ وہ اپنے کھانے پینے اور پہننے کے اخراجات میں کمی کرے۔ سادہ زندگی بسر کرے۔ لیکن خدا کے دین کی خاطر اپنا مال صرف کرے۔ وہ اپنی رخصتوں اور فرصت کے ایام کو اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں اور عزیزوں میں بسر کرنے کی بجائے اعلاء حق اور اشاعت اسلام کے پاکیزہ مقصد کے لئے گذارے۔ وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس علم سے دنیا کمانے کی بجائے اسلام اور احمدیت کو نفع پہونچانے کے لئے اپنی زندگی خلیفۂ وقت کے حضور پیش کر دے۔ تحریک جدید احمدی بچوں کو اپنی تعلیم کے حصول کا آخری نقطۂ نظر بجائے دنیا کے دین بنا لینے کا سبق سکھاتی ہے۔ یہ تحریک ہر پنشنر سے کہتی ہے کہ وہ اپنی زندگی کے آخری ایام بجائے دوسرے کاموں میں لگانے کے دین کی طرف لگائے۔ اور ہر ذی استطاعت کو تعلیم دیتی ہے۔ کہ وہ اپنے وطنِ عزیز کو چھوڑ کر دارالامان میں آبسے۔ کہ احمدیت کا فائدہ اسی میں ہے۔ پھر تحریک جدید یہ بھی تلقین کرتی ہے کہ ہر احمدی کہلانے والا شخص اپنی دنیوی عزت اور وجاہت کی پروا نہ کرتے ہوئے اپنی جائیدادوں میں سے عورتوں کو ان کا جائز حق دے۔ ان کو ترکہ میں حصہ دار بنائے۔ اور پھر یہ بھی کہ خواہ انہیں کس قدر نقصان ہی کیوں نہ اٹھانا پڑے وہ اپنے معاملات اور لین دین میں اسلامی دیانت کے معیار کو ملحوظ رکھے۔ غرض کہ تحریک جدید ایک احمدی کو "میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا" کا نمونہ بنا دیتی ہے۔

(۱۳)

ایک احمدی کا نہایت ہی اہم فرض یہ ہے کہ وہ تبلیغ کرے۔ خدا تعالےٰ نے اُسے ایک عظیم الشان صداقت۔ ایک نہایت ہی بیش بہا سچائی کے حاصل کرنے کی توفیق دی ہے۔ اس کے بدلے میں اس کا نہایت ہی ضروری فرض ہے کہ وہ اس ربانی پیغام کو بنی نوع انسان تک پہونچائے۔ جس نور نے اس کے دل ودماغ کو سکینت اور اس کی روح کو اطمینان بخشا ہے۔ وہ دوسروں کو بھی اُس نور کی ضیاؤں سے منور کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ جو بار امانت اس کے کندھوں پر رکھا گیا ہے۔ اس کی حفاظت کا احسن طریق یہی ہے۔ کہ وہ سب انسانوں کو اس امانت کا صحیح طور پر حامل بنائے۔ اگر ایک احمدی حق کی آواز کو دوسروں تک نہیں پہنچاتا۔ بلکہ صرف اپنے تک ہی اسے محدود رکھ کر بخیل بنتا ہے۔ تو وہ احمدیت کا حق ادا نہیں کرتا بلکہ خطرہ ہے کہ وہ اس سچائی سے اپنے آپ کو دور ہی نہ کر لے۔ کیونکہ احمدیت نام ہے خود خدا کا بن جانے اور دوسروں کو شیطانی اور طاغوتی قوتوں کے چنگل سے نکال کر خدا تعالےٰ کے جھنڈے تلے کھڑا کر دینے کا۔ پس فریضۂ تبلیغ ہر احمدی کے لئے نہایت ضروری ہے۔

(۱۴)

تحریک جدید جہاں تبلیغ احمدیت کے لئے ہر احمدی کو اپنی فرصت کے اوقات وقف کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔ وہاں اس کے ہاتھ میں ایک ایسا حربہ مہیا کرتی ہے۔ کہ اس سے زیادہ کارگر اور کوئی حربہ تبلیغ کے لئے نہیں۔ بے شک ایک انسان پر دلائل اثر کرتے ہیں۔ لاریب انسانی اذہان بحث وتمحیص سے حق اور سچائی کے استنباط کی کوشش کرتے ہیں۔ یقیناً ہماری لفظی اور قولی تبلیغ بھی اپنے اندر حقائق وبراہین کا خزانہ رکھنے کی وجہ سے ہر سعید الفطرت کو صداقت کے قبول کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ مگر کیا یہ حقیقت نہیں کہ اصل تبلیغ ہمارا اپنا نمونہ ہے؟ جب تک ہم اپنے آپ کو تعلیم احمدیت کا مجسمہ نہیں بنا لیتے۔ جب تک ہم اپنی ہر حرکت وسکون۔ اپنی زندگی کے ہر دن اور رات کو احمدیت کے رنگ میں رنگین نہیں کر لیتے ہم صحیح معنوں میں تبلیغ نہیں کر سکتے۔ ہم ایک دانشمند کو کس طرح اس بات کے ماننے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ جس پر ہم خود عامل نہیں۔ ہم یہ حقیقت کس طرح اس کے ذہن میں داخل کر سکتے ہیں۔ کہ قبول احمدیت سے کون سے فوائد مترتب ہوتے ہیں؟ تحریک جدید احمدی احباب کو صحیح احمدی بنا کر ان کا نمونہ اتنا پاکیزہ۔ اتنا شاندار اور اتنا مؤثر بنا دیتی ہے کہ دنیا اس کی تقلید پر مجبور ہو جاتی ہے۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ بہتیرے ایسے غیر احمدی اور غیر مسلم ہیں۔ جنہوں نے احمدیوں کے نمونہ سے متاثر ہو کر اپنی زندگی کو بھی سادہ بنا لیا۔ اور ایک خاصی تعداد ایسے احباب کی بھی ہے۔ جنہوں نے حضور کی تحریک کے بعد احمدیوں کی تقلید کرتے ہوئے سینما اور تھیٹر وغیرہ دیکھنا چھوڑ دیا۔ پھر اس واقعہ سے بھی کسے انکار ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے تحریک جدید کے بعد جماعت احمدیہ میں غیر معمولی اضافہ فرمایا ہے؟ پس تحریک جدید تبلیغ احمدیت کیلئے لابدی ہے، اور تبلیغ احمدیت کے بغیر کوئی احمدی حقیقی احمدی کہلانے کا سزاوار نہیں۔

(۱۵)

میرے بھائیو! تحریک جدید پر عمل کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ نازل کردہ اُس پیغام ربانی کو پورا کرنے کا ذریعہ ہے کہ "ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں"۔ تحریک جدید اس انقلاب حقیقی کا پیش خیمہ ہے۔ جو احمدیت کے ذریعہ صفحۂ ارض پر پیدا ہو رہا ہے۔ یہ تحریک ہر احمدی کو عمل کا پیغام ہے۔ یہ ہر احمدی کو اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں نثار کرنے کا تہیہ کرکے۔ خدا کے رنگ میں رنگین ہو کر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل اطاعت کرتے ہوئے احمدیت کی تعلیم پر عامل ہونے کا درس دیتی ہے تحریک جدید احمدیوں کو اس پانچہزاری فوج میں داخل کرتی ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی پس تحریک جدید کے ہر مطالبہ پر عملی رنگ میں لبیک کہنا ہمارے لئے ضروری اور ازبس ضروری ہے۔

(۱۶)

مجلس خدام الاحمدیہ نے ۵ ماہ ہجرت کو تحریک جدید کے جلسے کرنے کا دن مقرر کیا ہے۔ مجلس مرکزیہ تمام اراکین مجلس سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ اس روز ان جلسوں کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں۔ اور تمام احباب جماعت سے مستدعی ہے۔ کہ وہ جلسوں کے انعقاد میں پورا تعاون فرمائیں بلکہ جہاں کہیں مجالس خدام الاحمدیہ قائم نہ ہوں۔ وہاں خود ایسے جلسوں کا انتظام کریں۔ تا ہر جگہ ہر احمدی کو سیدنا فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات پہنچ جائیں۔

خاکسار:۔ خلیل احمد ناصر
جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

آہ چوہدری محمد اسمٰعیل خان صاحب

ضلع گورداسپور کی دیہاتی جماعتوں کے اکثر دوستوں کو یہ معلوم کر کے دلی صدمہ ہوگا۔ کہ چوہدری محمد اسمٰعیل خان صاحب نمبردار و پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بگول جو کہ پرجوش اور مخلص صحابی تھے۔ ۲۳ اپریل کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔

آپ نے ۱۹۰۲ء میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ جب کہ بگول اور اس کے گردونواح میں کوئی بھی احمدی نہ تھا۔ مخالفین نے ہر طرح آپ کی مخالفت کرتے ہوئے آپ کو ہر قسم کی تکالیف دیں مگر آپ نہ صرف خود ثابت قدم رہے بلکہ تبلیغ احمدیت کو آپ نے اپنا شعار بنا لیا۔ اور آپ ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ کہ بگول میں اس وقت قریباً ڈیڑھ سو کے قریب احمدی ہیں۔ اسی طرح موضع بھینیر ڈھچی میں احمدیت کی بنیاد آپ نے رکھی۔ جہاں آج تین سو سے بھی زیادہ احمدی ہیں۔ ان کے علاوہ گھوڑے واہ، شیں بھٹی جلال پور اور بھٹیاں میں بھی آپ کی تبلیغ سے سعید روحوں نے احمدیت کو قبول کیا۔

چوہدری صاحب موصوف تبلیغ کے اس قدر عاشق تھے کہ ان کی زندگی میں ایسے دن بہت کم ہونگے جن میں انہوں نے تبلیغ نہ کی ہو۔ نمبرداروں کو حکام کے ساتھ واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ آپ جس افسر کے پاس جاتے سرکاری کام کرنے کے بعد اسے ضرور تبلیغ احمدیت کرتے۔ آپ نے سینکڑوں مسلمانوں کو احمدی بنانے کے علاوہ بعض غیر مسلموں کو بھی تبلیغ کر کے احمدی بنایا۔ آپ کی زندگی کا ہر پہلو ایک اعلےٰ نمونہ تھا۔ آپ باعمل انسان تھے۔ پانچ نمازوں کے علاوہ تہجد اور اشراق آپ ہمیشہ پڑھتے تھے۔ بہت سے آپ کے کارنامے قابل ذکر ہیں۔ میرے والد صاحب جب کہ میں چھوٹی عمر کا تھا ایسے کٹر عیسائی ہو گئے۔ کہ اسلام کے خلاف دو کتابیں لکھ ڈالیں اور مجھے قرآن کریم سے ہٹا کر عیسائیوں کی "روزانہ روٹی والی" دعا زبردستی یاد کرانے لگ گئے۔ اور وہاں کی روحانی بیماری یہاں تک بڑھ گئی کہ مجھے ایک انگریز پادری کے ہمراہ لاہور اس لئے بھیجنے کے لئے تیار ہو گئے۔ کہ کسی مشن کالج میں تعلیم دے کر مجھے عیسائیت کا مبلغ بنایا جائے۔ اس وقت میں نے چوہدری محمد اسمٰعیل خان صاحب سے کہا۔ کہ "اباجی مجھے بہت تنگ کر رہے ہیں اور زبردستی عیسائی بناتے ہیں جس طرح ہو سکے آپ مجھے بچائیں۔ ان دنوں میں تیسری جماعت پاس کر چکا تھا اور قرآن کریم بھی پڑھ چکا تھا۔ نمبردار صاحب موصوف مجھے رات کو ساتھ لے کر قادیان آ گئے۔ دن کو پتہ لگنے پر والد صاحب بھی پہنچ گئے۔ اور یہاں آ کر ان پر کچھ ایسا اثر ہوا۔ اور چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب نے اس رنگ میں انہیں سمجھایا۔ کہ وہ عیسائیت کو ترک کر کے احمدی ہو گئے اور پھر کچھ عرصہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد تبلیغ احمدیت میں مصروف ہو گئے۔ اور اسی میں وفات پائی۔ غرض یہ چوہدری محمد اسمٰعیل خان صاحب کی کوشش کا نتیجہ تھا کہ نہ صرف میں عیسائیت کے جال سے بچ گیا بلکہ میرے والد صاحب بھی روحانی موت سے نجات پا گئے۔

چوہدری محمد اسماعیل خان صاحب کی وفات سے نہ صرف جماعت احمدیہ بگول کو بلکہ آس پاس کی جماعتوں کو بے حد صدمہ ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو جوار رحمت میں جگہ دے۔

خاکسار:۔ ناصرالدین عبداللہ
وید بھوشن کاویہ تیرتھ پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والے ۳۱ مئی ۱۹۴۰ یاد رکھیں

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والے احباب کرام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد یاد رہنا چاہیئے۔ کہ "دوست تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی میں عجلت سے کام لیں اور جو یکمشت ادا نہیں کر سکتے وہ آہستہ آہستہ ادا کرتے جائیں۔ سارے ہی اگر آخری دن ادا کرنے پر رہیں۔ تو ہم زمین کی قسط کہاں سے ادا کریں۔ یہ قسط مئی میں ادا کرنی پڑتی ہے۔ اگر دوست اپنے وعدے ادا نہ کریں تو یہ کہاں سے ادا ہو سکتی ہے"۔

ظاہر ہے۔ کہ وہ احباب جنہوں نے مئی میں ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ ۳۱ مئی تک اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر دیں۔ اور وہ جنہوں نے وعدہ آئندہ کسی ماہ میں ادا کرنے کا کیا ہے۔ اگر وہ یکمشت ادا نہیں کر سکتے۔ تو آہستہ آہستہ قسطوں میں دینا شروع کر دیں تا کل رقم کی ادائیگی میں دقت نہ ہو۔ اس کے علاوہ ایسے دوست بھی ہیں۔ جنہوں نے اپریل یا اس سے پہلے کسی مہینہ میں ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر وہ ادا نہیں کر سکے یا کچھ حصہ ادا کر دیا۔ اسی طرح بعض وہ بھی ہیں جن کا وعدہ دسمبر سے قسط وار دینے کا تھا۔ مگر اب تک جب کہ سال میں سے پانچ مہینہ گذر چکے ہیں۔ ان کی کوئی قسط موصول نہیں ہوئی۔ ایسے تمام احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے وعدوں کو ۳۱ مئی تک پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تاجیسا کہ اعلان ہو چکا ہے۔ وہ احباب جو ۳۱ مئی تک اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر دیں گے یا ۳۱ مئی تک کم از کم پچھتر فی صدی ادا کر دیں گے۔ ان کے نام ۳۱ مئی کے بعد حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ پس ہر وعدہ کرنے والا خواہ زمیندار ہو یا شہری اسے کوشش کرنی چاہیئے کہ حضور کے منشا کے ماتحت ۳۱ مئی تک اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ دعا والی فہرست انشاء اللہ ۳۱ مئی کے بعد پیش کی جائے گی۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

ذی استطاعت اصحاب سے گزارش

اس وقت مجلس خدام الاحمدیہ کو قائم ہوئے سوا دو سال ہو چکے ہیں۔ اور مجلس جس احسن طریق پر اپنے کام کو سرانجام دے رہی ہے۔ وہ احباب جماعت پر عیاں ہے۔ مجلس کا کام خدا تعالیٰ کے فضل سے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اخراجات بھی روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے ماتحت کئی شعبے ایسے ہیں جو کہ اخراجات چاہتے ہیں مثال کے طور پر شعبہ تعلیم و شعبہ وقار عمل و شعبہ خدمت خلق وغیرہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا شعبہ مال اتنا مضبوط نہیں۔ کہ اپنے مصارف کا پورے طور پر خود متحمل ہو سکے۔ چونکہ مجلس کا کام خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز ترقی پر ہے۔ مگر اس کے مقابل پر آمدنی کے ذرائع بہت ہی قلیل ہیں۔ اس لئے میں ذی استطاعت احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ حسب توفیق چندہ ماہوار ارسال کریں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی ایک موقعہ پر فرمایا تھا۔ "اس جماعت کی مالی امداد کرنا یہ بھی ایک ثواب کا کام ہے۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہوئی ہے۔ ان کا فرض ہے کہ تھوڑی بہت جس قدر بھی مدد کر سکتے ہوں ضرور کریں۔ تاکہ خدام الاحمدیہ عمدگی اور سہولت کے ساتھ اپنا کام کر سکیں"۔ (الفضل مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۳۹ء) حضور کے اس ارشاد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے معروض ہوں۔ کہ جو احباب اس ثواب میں شریک ہونا چاہیں۔ وہ اپنا چندہ دفتر مرکزیہ میں یا دفتر محاسب میں ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیز جن احباب کو خدا تعالیٰ توفیق دے اور وہ کچھ ماہوار وعدہ کر سکتے ہوں۔ وہ ضرور کریں۔ اور ہمیشہ کے لئے ثواب میں شریک ہوں۔ لیکن ساتھ ہی اس کی اطلاع دفتر مرکزیہ کو ضرور ارسال کریں۔

مرزا منور احمد مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ

احمدیہ کیلنڈر چھپ گیا

جن احباب نے احمدیہ کیلنڈر کے لئے آرڈر دیئے ہوئے ہیں۔ ان کی خدمت میں احمدیہ کیلنڈر بھجوایا جارہا ہے۔ باقی دوست جلد توجہ فرمائیں۔ یہ ایک نیا تحفہ ہے۔ اور دیکھنے میں بھی بہت خوبصورت ہے۔ امید ہے کہ جلد ختم ہو جائے گا۔ قیمت فی کیلنڈر صرف ۲ر خرچ ڈاک ۱ر

مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ قادیان

فن طب سے دلچسپی رکھنے والوں کیلئے خوشخبری

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے عرض ہے کہ اکثر احباب کے عزیز بچوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہوگا۔ اور نتیجہ کا نہایت بے چینی سے انتظار ہوگا۔ نتیجہ شائع ہونے پر کامیاب طلباء کے خوش نصیب والدین اپنے عزیز بچوں کے مستقبل کو بہتر بنانے کے لئے اور ان کی تعلیم و تربیت کے لئے مختلف خیالات اور اسکیموں سے دوچار ہوں گے۔

کوئی فنی تعلیم کی طرف راغب ہوگا۔ تو کوئی کسی اچھی درسگاہ کا متلاشی ہوگا۔ اور کوئی آرٹس کی تعلیم کے لئے کسی اچھے اپ ٹو ڈیٹ کالج کے انتخاب میں سرگرداں ہوگا۔ غرضیکہ مختلف دلچسپیوں کے مالک اپنے اپنے ذوق کے مطابق مختلف قسم کی باتیں سوچیں گے۔ اور ان کے مشیر ان کو مختلف مشورے دیں گے۔

وہ احباب جو فن طب سے دلچسپی رکھتے ہوں اور وہ اپنے عزیز بچوں کو اس فن کی تعلیم دلانا چاہتے ہوں۔ ان کی خدمت میں میرا مشورہ نہایت ادب کے ساتھ یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کو طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں داخل فرمائیں۔ جہاں طب قدیم کے ساتھ ساتھ طب جدید کے تقریباً تمام مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ اور طب قدیم کو بھی جدید سائنس کے اصول کے مطابق ذہن نشین کرایا جاتا ہے۔ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ اپنی نوعیت کی تمام ہندوستان بھر میں واحد اور بہترین درسگاہ ہے سٹاف نہایت تجربہ کار ملک کے نامور حکیموں اور ڈاکٹروں پر مشتمل ہے۔

مزید معلومات کے لئے پرنسپل صاحب طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ سے خط و کتابت کی جائے۔

خاکسار:۔ سید ضیاء حسین اختر احمدی متعلم تھرڈ ایر کلاس
طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

وصایا کی منسوخی کے متعلق اعلان

مندرجہ ذیل موصیوں کے لئے مجلس کارپرداز نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایک ماہ کے اندر اندر اپنی وصایا کے متعلق دفتر بہشتی مقبرہ سے فیصلہ فرمالیں۔ ورنہ ان کی وصایا منسوخ کر دی جائیں گی

(۱) میاں ولی محمد صاحب سلودھ ضلع لدھیانہ
(۲) شیخ عباد اللہ صاحب وکیل دھوری
(۳) قاضی محمد یوسف علی صاحب سگنیلر نہر ہیڈ مرالہ
(۴) میاں اللہ دتہ صاحب جبو کی ضلع گجرات۔
(۵) چوہدری نعمت اللہ خان صاحب گوہر بی۔ اے
(۶) بابو غلام محمد صاحب ریٹائرڈ فورمین لاہور
(۷) شیر محمد صاحب زرگر سید والہ ضلع شیخوپورہ

سکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان دارالامان

پتہ مطلوب ہے

منشی غلام رسول صاحب ولد میاں خان صاحب مرحوم سکنہ کالس ضلع گجرات۔ جو کہ ایس۔ وی۔ کلاس لالہ موسیٰ میں تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔ اگر منشی صاحب مذکور کی نظر سے یہ اعلان گذرے تو وہ خود اپنے پتہ سے مطلع فرماویں۔ اور اگر کسی اور صاحب کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو وہ دفتر ہذا کو مطلع فرماکر ممنون فرماویں

سکرٹری بہشتی مقبرہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲ رمئی۔ انگریزی ہوائی جہاز ناروے اور ڈنمارک میں جرمنوں کو سر کھجلانے کی مہلت نہیں دے رہے اور ان کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ کل رات ٹرانڈنگر کے جرمن ہوائی اڈے پر انگریزی ہوائی جہازوں نے پھر حملہ کیا۔ ایک کھاڑی میں ایک جرمن کشتی کو برباد کر دیا منگل کو ٹرانڈنگر کے اڈے پر جو حملہ کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق کچھ اور باتیں اب معلوم ہوئی ہیں۔ ۲۴ ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے تھے۔ ۲۴ ٹوٹ پھوٹ گئے تھے۔ اور کئی ہوائی جہاز جو میدان میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ تتر بتر کر دیئے گئے ہوائی اڈے کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔

لنڈن ۲ رمئی۔ اوسٹر کی وادی میں جرمن پیچھے ہٹ رہے۔ اور انگریزی فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ دوردکن میں انگریز اور ان کے ساتھی کئی مقامات پر پہنچ چکے ہیں اور لڑائی تسلی بخش طریق سے ہو رہی ہے۔ ناروک سے بڑے بڑے جرمن افسر چلے گئے ہیں۔

لاہور ۱ رمئی۔ پنجاب گورنمنٹ لاہور کے کچھ محلوں پر ٹیکس لگانا چاہتی ہے۔ تاکہ خاکساروں کے جھگڑے کی وجہ سے جو زیادہ پولیس رکھنی پڑی ہے اس کا خرچ پورا ہو سکے۔ جن مسجدوں میں خاکسار چھپے ہوئے ہیں۔ وہاں پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ اور یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ مسجد کے اندر کوئی چیز کھانے پینے کی نہ پہنچ سکے۔ اس کے ساتھ ہی یہ یقین دلایا گیا ہے۔ کہ مسجد میں نماز پڑھنے میں حکومت کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ڈالنا چاہتی۔

دہلی یکم مئی۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس وقت ہندوستانی طلبا حصول تعلیم کے لئے اگر انگلستان جانا چاہیں۔ تو اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالنے سے احتراز نہیں کر سکتے۔

واشنگٹن یکم مئی۔ چونکہ روس کے رستہ بہت سا مال امریکہ سے جرمنی جا رہا تھا۔ حکومت انگلستان نے امریکن گورنمنٹ کو اس کی طرف توجہ دلائی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس نے ربڑ اور قلعی کی روس کو ترسیل بند کر دی ہے

لاہور یکم مئی۔ اسمبلی کے بعض مسلم ممبروں نے خاکساروں سے سنہری مسجد میں ملاقات کی۔ تا حکومت کے ساتھ تصفیہ کے متعلق ان کے خیالات کا پتہ لگائیں۔ ان کے سالار نے جواب دیا کہ مصالحت کے مجاز حضرت علامہ مشرقی ہیں

لنڈن یکم مئی۔ اس وقت تک ۳۰ جرمن ہوائی جہاز گرفتار کئے جا چکے ہیں جن میں سے ۲۰ کو مرمت کر کے رنگ اور نام وغیرہ تبدیل کرنے کے بعد جرمنوں کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے

ناروے کی لڑائی کے بارہ میں جو تازہ ترین خبریں آئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمن فوجیں اپنی پوزیشن سے پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ رینا کے شہر کے پاس برطانوی فوجوں نے ان کا رستہ بند کر دیا ہے۔ اتحادیوں نے ایک جھیل کے کنارے پر جو ٹرانڈہیم کی کھاڑی سے نکلتی ہے۔ اپنے مورچے بنا لئے ہیں۔ ناروک میں اتحادیوں نے کئی اور جگہوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن کمانڈر اور اس کے ساتھی وہاں سے بھاگ گئے ہیں۔ اور اب صرف چھوٹے چھوٹے افسر وہاں رہ گئے ہیں۔ نارویجی فوج کی چھٹی ڈویژن جو لڑائی کے پورے سامان سے مسلح ہے۔ انگریزی فوج کے ساتھ مل کر لڑ رہی ہے۔ جرمن ریڈیو یہ پروپیگنڈا کرتا رہا ہے کہ ناروے میں بھی پولینڈ کی طرح اسی کی فتح ہوگی۔ اور جب جرمنی نے حملہ کیا۔ تو اس وقت اس کی طرف سے کہا جاتا تھا۔ کہ اتحادیوں کو وہاں گھسنے کا حوصلہ نہ ہوگا۔ مگر چونکہ اس کے اس جھوٹ کی قلعی کھل گئی ہے اس لئے اب چند روز سے یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ کہ جرمنی کو وہاں فتح پر فتح حاصل ہو رہی ہے۔ اور کہ وہ مختلف سمتوں سے آنے والی فوجیں باہم مل گئی ہیں۔ حالانکہ وہ جنگلوں اور پہاڑوں میں گھومتی گھماتی انگریزی مورچوں سے بچتی ہوئی نکلی ہیں۔ اور یہ ان کا کوئی بڑا کارنامہ نہیں۔ اب جرمنوں کے لئے ناروے میں کوئی مزید فوج یا سامان لانا بہت مشکل ہو رہا ہے۔ مگر انگریزوں کے سامنے کوئی روک نہیں۔ بحیرہ شمالی پر ان کی حکومت ہے۔ وہ اگر چاہیں تو یہ بھی کر سکتے ہیں۔ کہ جب تک ناروے میں ان کی فوج جمع نہ ہو جائے۔ چپکے بیٹھے رہیں۔ اور پھر حملہ کریں۔ جرمنی کو بخوبی احساس ہو چکا ہے۔ کہ یہ اس کے لئے آخری موقع ہے۔ ہٹلر نے جو پیغام دو روز ہوئے بھیجا۔ اس میں بھی یہی کہا ہے

پیرس ۲ رمئی۔ فرانسیسی گورنمنٹ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ مغربی محاذ پر بالکل امن ہے۔ اور کوئی خاص واقعہ نہیں ہوا۔ دوسرے ملکوں سے جو فوجیں اتحادیوں کی امداد کے لئے مغربی محاذ پر آئی ہیں۔ ان میں ایک دستہ فلسطین کا بھی ہے۔ فلسطین کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ بلا تمیز مذہب و ملت بھرتی کی گئی ہے۔

دہلی ۲ رمئی۔ حکومت ہند آج کل اس امر پر غور کر رہی ہے۔ کہ صوبہ سرحد۔ پنجاب۔ بلوچستان اور مدراس کو ہوائی حملوں سے محفوظ کرنے کا انتظام کیا جائے۔ اس وقت صرف بمبئی۔ کلکتہ اور کراچی میں ایسے لوگ رکھے ہوئے ہیں۔ جو ہوائی حملوں سے حفاظت کا انتظام کر سکیں ہر صوبہ نے مرکزی حکومت کو اپنی اپنی تجاویز بھیجی ہیں۔ اور ان پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہو چکی ہے۔

لاہور ۲ رمئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آج پریوی کونسل نے لاہور کی مسجد شہید گنج کی اپیل خارج کر دی۔ گویا فیصلہ مسلمانوں کے خلاف ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دہلی ۲ رمئی۔ جنگ کی وجہ سے ہندوستان میں انگریزی ادویہ کی سپلائی کم ہو گئی ہے۔ اس پر غور کرنے کے لئے حکومت نے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ جو اس امر پر بھی غور کرے گی۔ کہ یہ ادویات ہندوستان میں کس طرح تیار کی جا سکتی ہیں

کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر مسٹر آصف علی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ آزاد مسلم کانفرنس نے ہندو مسلم گتھی کو سلجھانے کے لئے ایک بورڈ مقرر کیا ہے۔ اور یہ بہت اچھا طریق ہے۔ اس کے سامنے ہر طبقہ کے لوگ اپنے خیالات پیش کر سکیں گے۔ اور اس طرح یہ بورڈ ٹھوس کام کر سکے گا

پشاور ۲ رمئی۔ قبائلی علاقہ کی حالت اب سدھر رہی ہے۔ جو تعزیری کارروائی کی گئی تھی۔ اس کا بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ موضع کوٹ کائی کی تلاشی کے وقت جو تین اشخاص بھاگ گئے تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو حکومت کے حوالہ کر دیا ہے۔ اب احمد زئیوں کے علاقہ میں بھی کوئی گڑبڑ نہیں۔ تعمیر سڑک کا کام ہو رہا ہے۔

دہلی ۲ رمئی۔ سوموار کی رات کو جرمن ریڈیو نے اعلان کیا تھا۔ کہ ہندوستانیوں نے افیون کے بیوپار کے خلاف ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ مگر حکومت کے کان پر جوں تک نہیں رینگی حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے حکومت نے تو خود جنوری ۳۶ء میں یہ اصول مقرر کیا تھا۔ کہ افیون صرف میڈیکل اور سائنٹیفک ضرورتوں کے لئے باہر بھیجی جائے۔ ۱۹۰۰ء میں آٹھ کروڑ روپیہ کی افیون باہر بھیجی جاتی تھی جو گھٹتے گھٹتے اب یہ رقم بیس لاکھ رہ گئی۔ انسانی فائدہ کے لئے حکومت نے یہ جس قدر مالی قربانی کی۔ کوئی دوسرا ملک اس کی مثال پیش نہیں کر سکتا۔

کولمبو یکم مئی۔ آبکاری کے متعلق مشاورتی کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ سارے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی